کتاب کا دوسرا حصہ مسلمان ممالک کے متعلق بڑی مفید اور مستند معلومات فراہم کرتا ہے۔

معیار طباعت عمدہ ہے البتہ اغلاط کی کثرت نے اسے کافی نقصان پہنچایا ہے۔ یہ کتاب چونکہ تبلیغ کی غرض سے لکھی گئی ہے اس لیے اگر اس کی قیمت کم ہوتی تو یہ زیادہ مناسب تھا۔

تاریخ طبری حصہ اول | تالیف: علامہ ابی جعفر محمد بن جریر الطبری۔ المتوفی ۳۱۰ھ۔ ترجمہ سید محمد ابراہیم صاحب ایم۔ اے ندوی۔ ترتیب و تبویب: جناب شبیر حسین قریشی ایم۔ اے۔ شائع کردہ: نفیس اکیڈمی، کراچی صفحات ۵۴۴ قیمت مجلد ۱۶ روپے۔

علم تاریخ کے دو حصے ہیں۔ ایک حصے میں واقعات کو جوں کا توں، اپنے ذاتی رجحان کو الگ رکھتے ہوئے قلمبند کیا جاتا ہے۔ دوسرے حصے میں واقعات کی مختلف کڑیوں کے درمیان ایک مقصدی ترتیب اور معنوی ربط تلاش کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ پہلا حصہ تاریخ نگاری اور دوسرا فلسفۂ تاریخ کہلاتا ہے۔

ابو جعفر محمد ابن جریر طبری کی معروف کتاب تاریخ الامم والملوک، تاریخ کے پہلے حصے یعنی واقعات کے تذکرہ کرنے میں امہات الکتب کا درجہ رکھتی ہے۔ زیر تبصرہ کتاب اسی فاضلانہ تصنیف کے جزو اوّل کا ترجمہ ہے۔ اس میں سید الانبیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ کے متعلق واقعات کو بڑی محنت سے قلمبند کیا گیا ہے۔ کتاب کے مصنف چونکہ بلند پایہ محدث اور مفسر ہیں اس لیے تبحر علمی کے ساتھ ساتھ اُن کا ذہن اُس غیر جانبداری کا آئینہ دار ہے جو اس کام کے لیے ضروری ہے۔ اگر کلام الٰہی اور قولِ رسول میں انسان اپنے ذاتی رجحانات کو داخل کرنا شروع کر دے تو اُن کی صحت مخدوش ہو جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ محدثین نے اپنا سارا زور قولِ رسول معلوم کرنے پر صرف کیا اور جو چیزیں حضور سے انہیں قابلِ اعتماد ذرائع سے ملیں انہیں جوں کا توں نقل کر دیا اور یہ کام دوسرے اہلِ علم پر چھوڑا کہ وہ اُن کے مضمرات بیان کریں۔ ابن جریر کا یہی انداز ہمیں اُن کی اس کتاب میں بھی ملتا ہے۔ انہوں نے روایات کا ایک ذخیرہ جمع کر دیا ہے اور ان

پر جرح و تعدیل کا کام دوسرے اصحابِ علم کے لیے چھوڑ دیا ہے کہ وہ خود قوی اور ضعیف یا غلط و صحیح کے درمیان امتیاز کریں۔ چونکہ یہ تاریخ کی کتاب ہے، احادیث کی کتاب نہیں اس لیے واقعات کی چھان بین میں اور جن حضرات سے واقعات منقول ہیں اُن کے علمی اور اخلاقی مقام کو متعین کرنے میں وہ احتیاط نہیں برتی گئی جو محدثین حدیث کے معاملے میں پیشِ نظر رکھی جاتی ہے۔ اس لیے اس کتاب میں بہت سی غیر مستند چیزیں بھی جمع ہو گئی ہیں جن کی اہلِ علم نے پُوری طرح نشاندہی کی ہے۔ اس خامی کے باوجود یہ کتاب مستند مانی جاتی ہے اور شاید ہی کوئی مورخ ایسا ہو جو اس سے بے نیاز ہو سکا ہو۔ کتاب کا معیارِ طباعت و کتابت عمدہ ہے۔

سیرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم | تالیف: پروفیسر سید نواب علی صاحب۔ شائع کردہ: مکتبۂ افکار رابسن روڈ، کراچی۔ صفحات ۴۵۸۔ قیمت بارہ روپے۔

مغربی قوموں نے مشرقی اقوام، خصوصاً مسلمانوں پر جب یلغار کی تو انہیں یہ محسوس ہوا کہ اس قوم سے تیر و تفنگ کا چھین لینا، یا اسے معاشی طور پر برباد کر دینا اتنا مفید نہیں جتنا کہ اسے متاعِ ایمان سے محروم کر دینا ضروری ہے۔ چنانچہ اس محاذ پر پیش قدمی کرنے کے لیے مستشرقین کی ایک فوج آگے بڑھی اور انہوں نے حضور سرورِ کائنات اور قرآن مجید پر مسلسل اور پیہم حملے شروع کیے۔ بہت سے نامور اہلِ علم اسلام کے دفاع کے لیے آگے بڑھے۔ ان میں سرسید، امیر علی، مولوی چراغ علی، مولانا محمد علی جوہر، علامہ شبلی اور پروفیسر سید نواب علی خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ سرسید کی علمی خدمات اپنی جگہ مگر یہ امر واقعہ ہے کہ وہ خود یورپ سے بڑے مرعوب تھے۔ پھر اُن کی دینی معلومات بھی اتنی ٹھوس نہ تھیں کہ وہ اس محاذ پر جم کر مقابلہ کر سکتے۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے نیک نیتی کے باوجود کئی ایک مقامات پر ٹھوکریں کھائیں۔ امیر علی کا مطالعہ بڑا وسیع تھا اور وہ انگریزی زبان کے بڑے اونچے نثر نگار تھے لیکن اُن کے طرزِ استدلال میں بھی مرعوبیت کا رنگ پوری طرح جھلکتا ہے۔ علامہ شبلی بڑی ٹھوس قابلیت کے عالم تھے۔ انہوں نے مستشرقین کے اعتراضات کو سامنے رکھ کر